سے معلوم ہوگا کہ مسیحی مذہب کا سمندر کس زور سے بہتا رہا ورجینیا کے بشپ میڈ صاحب سنہ ۱۸۱۰ء کا ذکر کرتے ہیں کہ انکو ورجینیا کے ہر نوجوان تعلیم یافتہ کی ملاقات پر یہہ خیال گذرتا تھا کہ اگر وہ دہریا نہیں تو لامذہب ضرور ہیں سنہ ۱۷۹۵ء میں جب ڈاکٹر ڈوائٹ صاحب ییل کالج کے پریسیڈنٹ ہوئے اُسوقت فقط پانچ طلبا کلیسیا میں شریک تھے اور جب ڈاکٹر ایپلٹن صاحب بوڈوئن کالج کے پریسیڈنٹ ہوئے تو فقط ایک ہی طالب علم مسیح کا اقراری تھا امریکہ کے کالجوں کے تفتیشات سے معلوم ہوا کہ سنہ ۱۸۳۰ء میں فیصدی ۲۶ - سنہ ۱۸۵۰ء میں ۳۸ - اور سنہ ۱۸۶۵ء میں ۴۶ فی صدی طلبا

مسیحی تھے اور سنہ ۱۸۸۰ء کی ینگ مین کرسچن ایسوسی ایشن کی سالانہ رپوٹ سے معلوم ہوا کہ ۶۵ - کالجوں میں ۱۲۰۱۲ - طلبا تھے جنمیں سے ۶۰۱۸ - یا نصف سے تھوڑا زیادہ مسیحی تھے - امریکہ کے کالج نوجوانوں کے داخل کرنے کے لئے سب سے سالم جگہ ہیں اور کیا عجب کہ ایسے ایسے بندوبست ہیں اور انکو یہہ نتائج تو کیا یہہ یقین کیا جا سکتا ہوگا کہ امریکہ والوں کے دلوں سے مسیحی مذہب کے لئے محبت اور رغبت نابود ہوتی جاتی ہی +

جب سے ہمارے خداوند یسوع مسیح نے دریائے یردن میں بپتسمہ پایا کبھی مسیح مذہب ایسا ترقی پذیر نہوا تھا جیسا کہ اس انیسویں صدی میں درحالیکہ والٹیر اور پین وغیرہ کے پیرو مسیحی مذہب میں بدعتیں پیدا کرنے کے لئے بدل جان سعی کرتے رہے - ہاں اسی زمانہ میں یہہ سب کچھ ہوا بلکہ فقط ۴۰ ہی برس گزرے ہیں کہ ینگ مین کرسچن ایسوسی ایشن کی بنا ڈالی گئی اور اب [illegible] یورپ بلجیم شمالی اور جنوبی امریکہ یورپ ایشیا جزائر سینڈوچ اسٹریلیا اور مڈغاسکر میں یہہ ایسوسی ایشن قائم ہوگئی ہیں کیا ہی عجیب طور سے دین عیسوی نابود ہوتا جاتا ہی ! +

سبت سکول بھی اسی صدی میں شروع ہوئے جنکے طلبا کی تعداد سنہ ۱۸۳۰ء میں صرف نصف لاکھ تھی لیکن ان گذشتہ برسوں میں چھ لاکھ ہوگئی ہی - ان گذرے ۸۰ - برسوں میں امریکہ کی کلیسیا نے انجیل کی منادی کرنے کے لئے بڑی کوششیں کیں سنہ ۱۸۵۰ء تک فقط ۲۰ - لاکھ ڈالر اس کام کے لئے جمع ہوئے لیکن سنہ ۱۸۸۰ء تک یعنے ۳۰ - سال کے بعد ۱۲ - کروڑ ۹۰ - لاکھ ڈالر اس کام کے لئے دیئے گئے یہہ روپیہ اس زمانہ میں جمع ہوا جبکہ لوگوں کا گمان تھا کہ مسیحی مذہب کمزور ہوتا جاتا ہی سنہ ۱۸۳۰ء میں ۷۰۰۰ لوگ مرید عشاء ربانی کے لینیوالے تھے سنہ ۱۸۵۰ء میں اُنکی تعداد ۲ - لاکھ ۱۰ - ہزار اور سنہ ۱۸۸۰ء میں ۸ - لاکھ ۵۰ - ہزار تک پہنچ گئی ہی جو کچھ کہ غیر مشن کی سوسائٹیوں نے مذہب مسیحی کے پھیلانے کے لئے کیا اُسکا ذکر یہاں نہیں ہوا بائبل اور ٹریکٹ سوسائٹی وغیرہ سب اسی صدی میں پیدا ہوئیں +

مسیحی مذہب کی ترقی کی حقیقی حالت بیانات مذکورہ بالا کے مطابق ہی - فقیہہ اور فریسیوں کیطرح کہا کہ ہم بھی مسیح سے ایک نشان چاہتے ہو پس دیکھو نشان یہی ہیں جنکا کہ بیان اوپر ہوا ہی +

کتابیں بکثرت دستیاب ہیں اور جو بیان اُنمیں ہی وے ایسے ہیں جنکی تصدیق باسانی ہوسکتی ہی +

پس اُسے جو یہہ سمجھتا ہی کہ وہ سب کچھ جانتا ہی اور اِس خیال میں بھولا ہوا ہی کہ دنیا مسیح سے تنگ آگئی ہی اور زمانہ حال کے علم نے پرانے ایمان کی لاش کو منتظم جنازہ کے حوالہ کردیا ہی یہہ صلاح دیجاتی ہی کہ مسیح مذہب اور اُسکی ترقی کے حق میں دریافت کرنے کے لئے پوری طرح سے غور کر کیونکہ یہہ امر انسان کی اور حاجتوں سے سب سے زیادہ ضروری اور غور طلب ہی +

برہما اور برٹش گورنمنٹ

آخرکار شاہ تھیبا کی ناعاقبت اندیشیوں اور بداعتدالیوں نے برٹش گورنمنٹ کو اُس کام کے کرنے پر مجبور کردیا جسکو وہ کبھی خوشگوار نہیں سمجھتی گورنمنٹ انگریزی کی ہرگز یہہ پالیسی نہیں کہ جہاں اسکے اغراض کو کسی طرح کا ضرر متصور نہو وہاں خواہ مخواہ دست اندازی اور مداخلت کرے - شاہ تھیبا کو گورنمنٹ نے بارہا دوستانہ فہمائش کی اور اُسکی حرکات ناشائستہ سے متواتر تغماض اور چشم پوشی کرتی رہی - ایک دو دفعہ دھمکی سے بھی کام لیا - اپنے سفیر کو بھی وہاں سے بلالیا - یہہ تمام باتیں ملک برہما اور اُسکے والی کی بہتری کے لئے اُس نے کی تھیں - مگر وہ بجائے اسکے کہ دوستانہ نصیحتوں سے سبق حاصل کرتا دن بدن زیادہ ابتر ہوتا گیا - اور فرانس کے ساتھ سازش کرکے برٹش اثر کو شمالی برہما سے بالکل زائل کرنا چاہا - برٹش گورنمنٹ تو برہما کی ہمسایہ ہی - اور اُسکے ساتھ بہت سے تجارتی اور پولیٹیکل تعلقات ایک عرصہ دراز سے رکھتی ہی - اسکو یہہ کب گوارا ہوسکتا ہی کہ اسکے تعلقات اُٹھکر فرانس کامیابی کے ساتھ اُس ملک میں دخل حاصل کرے - ہمنے اپنے کسی پچھلے پرچہ میں ایک عہدنامہ کا ذکر کیا تھا جو پوشیدہ طور پر برہما اور فرانس کے مابین ہوا تھا - اُسوقت فرانس کو کسی ایسے عہدنامہ کے ہونے سے قطعی انکار تھا مگر بعد میں خارجی ذرایع سے گورنمنٹ پر ثابت ہوگیا کہ عہدنامہ مذکور ضرور دونوں ملکوں کے مابین ہوا ہی - اور برہما میں فرانسیسی سازشوں کا بازار گرم ہی - چنانچہ اسکے انسداد کے لئے اب ایک آخری تجویز گورنمنٹ ہند کی طرف سے شاہ برہما کے پاس بھیجی گئی ہی جسمیں

بقول سول یہہ مطالبہ کیا گیا ہو کہ تھیبا منڈالی میں برٹش رزیڈنٹ سے ملاقات کرکے اُن دعاوی کا فیصلہ کرے جو بمبئی برما ٹریڈنگ کمپنی نے کئے ہیں۔ اور ٹائمز کا بیان ہو کہ صاحب چیف کمشنر کو ہدایت ہوئی ہو کہ چار روز کے اندر اسکا جواب طلب کریں۔ اور اُدھر فوج سے کہدیا گیا ہو کہ اگر لارڈ ڈفرن کی آخری تجویز کو رد کیا گیا تو شمالی برما پر حملہ کیا جائے گا اور اُسکی خاص کمان کے لئے جنرل سر ایچ پرینڈرگسٹ صاحب وی۔ سی۔ آر۔ ای منتخب ہوئے ہیں۔ جو جنگ ابیسینیہ میں شہرت حاصل کئے ہوئے ہیں۔ غرض ادھر سے بہمہ وجوہ تیاری ہو اور تیاری چاہئے بھی کیا۔ ایک پانچہزار آدمی انگریزی فوج کے سفید ہاتھی کے اگلے پاؤں کی تمام شیخی کرکری کر دینگے۔ اب انتظار صرف اسقدر ہو کہ شاہ تھیبا آخری تجویز کا کیا جواب دیتے ہیں۔ منڈالی کی خبروں سے تو یہہ معلوم ہوتا ہو کہ وہ بھی بے فکر نہیں ہیں اور لڑائی کرنے پر آمادگی ظاہر کرتے ہیں۔ چنانچہ حفاظتی تیاریاں بڑے شد ومد کے ساتھ ہو رہی ہیں سرحد کے قلعوں کی فوج میں اضافہ ہو رہا ہو اور کئی ہزار ڈاکو انگریزی علاقہ میں شورش پیدا کرنے کی غرض سے بھیجے گئے ہیں۔ مگر ساتھ ہی پیرس کی تار سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ لڑائی کا موقع دینے سے احتراز بھی کرتے ہیں۔ بہرحال اگر شاہ تھیبا نے آخری تجویز کے مطالبوں کو پورے طور پر اور بلا کسی شرط اور پابندی کے منظور کر لیا تو مقصد حاصل ہو گیا کیونکہ اس صورت میں وہ پھر فرانس یا کسی اور یوروپین طاقت سے براہ راست جوڑ توڑ کرنے کے قابل نہ رہیگا۔ اور برٹش گورنمنٹ کو جو اقتدار تجارتی اور پولیٹیکل شمالی برما میں حاصل تھا اور ہو وہ قائم رہیگا اور اُسکے ساتھ ہی اگر اُس ملک کے اندرونی انتظام میں جو اسوقت نہایت تاریک حالت میں ہو کچھ اصلاح ہو جائے تو تعجب نہیں۔ اور اگر باہمی طور پر تصفیہ نہ ہوا۔ اور شاہ برما نے اپنی نادانی یا غرور سے برٹش مطالبوں کو منظور کرنے سے انکار کر دیا تو ظاہر ہی کہ برما کو فتح کیا جائے گا شاہ سمجھتے تو ہیں اپنے آپکو دنیا کا بادشاہ مگر بساط اُن کی کچھ بھی نہیں۔ کیونکہ پہلی لڑائیوں میں جبکہ برٹش اقتدار بہ نسبت ابکے اس ملک میں بہت کم تھا اسکا بخوبی تجربہ ہو گیا ہو علاوہ اسکے مدد کی بھی وہ کسی طاقت سے امید نہیں کر سکتے۔ فرانس نے صاف الفاظ میں برٹش اغراض کو شمالی برما میں مقدم تسلیم کر لیا ہو اور کسی طاقت نے اس ملک سے چنداں تعلق نہیں رکھا +

مگر اب سوال یہہ ہو کہ اگر لڑائی ہوئی اور انگریزی فوج نے اس ملک کو فتح کر لیا تو اس صورت میں برٹش گورنمنٹ کس پالسی کا برتاؤ کرے گی۔ آیا برما کو مقبوضات برطانیہ کلاں میں داخل کر لیا جائے گا یا بجائے شاہ تھیبا کے برما کے کسی اور شہزادہ کو جانشین کیا جائیگا ٹائمز وغیرہ ولایت کے اخبارات تو الحاق کی راے دے رہے ہیں۔ مگر لارڈ رپن نے اپنی تقریر میں اسبات کی تائید کی ہو کہ موجودہ حکمران کو معزول کرکے کسی لائق شاہزادہ کو اسکا جانشین مقرر کرے۔ کیونکہ گورنمنٹ کا اصل مقصود اس سے کچھ اپنی قلمرو کو توسیع دینا نہیں۔ اسکو خدا نے بہت کچھ دے رکھا ہو شاہ برما اپنے زعم میں اپنے آپکو کچھ خیال کیا کرے مگر سلطنت برطانیہ کلاں کے روبرو اُسکی حقیقت ایسی ہی ہو جیسی شاہی ایوان کے روبرو ایک خوشنما جھونپڑی اور دریا کے سامنے ایک چھوٹے نالے کی ہوا کرتی ہی۔ گورنمنٹ اگر لالچ کرے تو کس چیز پر۔ اسکا منشا اس تمام کارروائی سے یہہ ہو کہ فرانس اور چین کو جو برما کو لقمہ تر سمجھکر نگلجانے کے فکر میں ہیں اس سے دور رکھے اور برما اور برٹش گورنمنٹ میں جو تعلقات قدیم سے چلے آتے ہیں ان میں کچھ فرق نہ آنے پائے اور اسلئے اگر صرف شاہ تھیبا کی معزولی ہی پر قناعت کیجائے۔ اور اُسکے بجائے کسی ایسے لائق اور ہوشیار شاہزادہ کو تخت برما پر متمکن کیا جائے۔ جو ملک کی اندرونی حالت کو درست کرنے کے علاوہ اپنے فارن تعلقات میں ہمیشہ گورنمنٹ کی مرضی اور صلاح کا پابند رہے تو عجب نہیں بہرحال اسوقت اس بارہ میں کوئی قطعی راے ظاہر کرنا پیش از وقت ہو۔ ابھی ہمیں شاہ تھیبا کے جواب کی راہ دیکھنا چاہئے کیونکہ معاملہ کا تصفیہ بھی بہت کچھ اسی پر منحصر ہو + ازکوہ نور

روسی حکومت پر خیالات

ہندوستان اور انگلستان کے اخبارات روسیوں کی وسط ایشیا میں پیشقدمی اور حکومت پر عجیب خیالات ظاہر کر رہے ہیں۔ اور مزا تو یہہ ہو کہ ابھی تک اس امر کا بھی تصفیہ نہیں ہوا کہ آیا وسط ایشیا میں روسیوں کی پیشقدمی کس نیت سے ہو۔ مختلف خیالات کے ایڈیٹر اور پولیٹشن لوگ اپنی اپنی راے کو کسی نہ کسی پہلو میں یوں ظاہر کر رہے ہیں کہ روس فلاں ضروری غرض سے افغانستان کی سرحد پر اپنی ترقی و کامیابی میں فکر کر رہا ہو چنانچہ ہمارا ایک ہمعصر یوں لکھتا ہو +

تو وہی درمیان جس پولیٹیکل انقلاب کی پیشین گوئی کرتا ہو اسکی بڑی دلیل میر اعظم کی

لنڈن ۱۸-اکتوبر کل لارڈ رِپن نے ایک تقریر میں بیان فرمایا کہ ہمارے لئے برہما میں دو راستے کھلے ہوئے ہیں ایک تو یہہ کہ شاہ تھیبا کو معزول کرکے برہما کے کسی دوسرے شہزادہ کو مقرر کیا جائے اور دوسرا یہہ کہ شمالی برہما کے ساتھ جو ہمارے تجارتی تعلقات ہیں اُنکی نسبت ایک عہدنامہ کیا جائے ایک اور طریق یہہ بھی ہی کہ ملحق کرلیا جائے۔ لیکن لارڈ ممدوح نے چین اور فرانس کی قربت کو روکنے کے لئے پہلے طریق کی تائید کی +

رنگون ۱۹-اکتوبر منڈالی کی خبروں سے معلوم ہوا ہی کہ حال میں برہما کے ایک جنرل کے گھر پر ایک کونسل ہوئی تھی مقصد اور نتیجہ ظاہر نہیں ہوا۔ انگریزی علاقہ کو لوٹنے اور اُسمیں فساد برپا کرنے کے لئے پانچہزار ڈاکوؤں کے چھوٹے چھوٹے گروہوں کو کشتیوں میں پہنچا جا رہا ہی۔ منڈالی میں تمام اجنبیوں کی گنتی اس قصد سے ہو رہی ہی کہ جونہیں انگریزی فوج کے سرحد سے گذرنے کی خبر منڈالی میں پہنچے تمام انگریزی رعایا کو قابو میں کرلیا جائے ممالک غیر کی لیڈیاں منڈالی چھوڑ رہی ہیں۔ سوائے تین کے تمام ملازموں کو جو غیر ممالک کے باشندے ہیں زرنقد کے موجودہ ہوتے ہی تنخواہ دیجا رہی ہی۔ بمبئی برہما کا پوریشن کے سات دیسی ملازموں کو جو معمولی نوکری کیوقت میں جنگل منگیاں سے لٹھے لیجا رہے تھے قید کرلیا گیا تمام گورنروں کے نام گورنمنٹ برہما نے فرمان جاری کیا ہی کہ مذکورہ بالا کمپنی کو لکڑی نہ اُٹھانے دیں اور اگر ضرورت ہو تو جبر سے بھی کام لیں حکام رنگون شہر کی حفاظت کی تدابیر عمل میں لا رہے ہیں +

لنڈن ۲۲-اکتوبر لنڈن ٹائمس نے ایک بڑے لیڈنگ آرٹیکل میں ظاہر کیا ہی کہ برٹش برہما کے چیف کورٹ کو ہدایت ہوئی ہی کہ جو مراسلہ گورنمنٹ اوف انڈیا نے شاہ تھیبا کو بھیجا تھا اُسکا جواب چار دن کے اندر اُسے طلب کرے +

پیرس ۲۱-اکتوبر برہما کے سفیر نے یہہ سنکر کہ ایک مراسلہ گورنمنٹ آوف انڈیا نے بھیجا ہی اپنی گورنمنٹ کو دفعتاً بذریعہ تار کے برٹش گورنمنٹ کے مطالبوں کی منظوری کی اطلاع پانی کے واسطے خبر دی ہی + اسکے جواب میں اُسکو تحقیق کرنے کی ہدایت ہوئی ہی کہ آیا برٹش گورنمنٹ برہما کے سفیر کے ساتھ منڈالی میں دوبارہ سفارت کرنے کے بارے میں فی الحال لنڈن میں بذریعہ کمیشن کے فیصلہ کرے گی +

قسطنطنیہ ۲۰-اکتوبر پورٹ نے بجواب بہت سے نوٹوں کے یورپ کی سلطنتوں سے بلگیریا کے معاملات کا ایک جگہ فیصلہ کرنے کی نسبت سوال کیا ہی اور خصوصاً یونان اور سرویا کے دھمکانے والی کارروائیوں کیطرف اشارہ کیا ہی +

بلگریا ۲۲-اکتوبر بلگیریا اور سرویا کا باہمی اتحاد ٹوٹ گیا ہی بادشاہ میلان نے برنس الگزنڈر کے قاصد سے جسکے پاس ایک چٹھی شاہزادہ الگزنڈر کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تھی جسمیں صلح کی تجویزیں ہیں اسے ملنے سے انکار کیا ہی +

لنڈن ۲۲-اکتوبر انگلستان کو یونان اور سرویا کی جنگی سرگرمی کی اطلاع ہوگئی ہی یونان نے جواب دیا ہی کہ میں صلح کے واسطے حیران ہوں لیکن میں اپنے اپکی حفاظت کرتا ہوں +

چنسلر ایکسچکسور نے بارک میں اپنی اسپیچ میں صلح قائم رکھنے کی تشفی دی اور بیان کیا کہ یورپ کی بڑی بڑی سلطنتیں قسطنطنیہ کو حملہ سے محافظت کرنیکی امداد دینگی +

لنڈن ۲۳-اکتوبر روسی سرحدی کمیشن ہمراہ ایم ملرکے بالوسے کرنل اردات کو روانہ ہوگئی ہی +

رنگون ۲۲-اکتوبر ایم مبیس-فرانسیسی کونسل باوجود اسکے کہ رہنے کی خبر تھی-منڈالی کو واپس آگیا +

اشتہار کتبخانہ سرکاری ملک پنجاب

یہہ کتب خانہ گورنمنٹ پنجاب کی ایما اور مدد سے اسلئے قائم کیا گیا ہی کہ اس صوبہ کے تمام فرقوں کے لوگوں کے فایدہ کے لئے ایک عام کتب خانہ بنجائے۔ مطالعہ کے کمرہ میں مفت جانیکی اجازت ہوگی۔ جن قواعد و چندوں کی پابندی کے ساتھ کتابیں عاریتاً دی جائینگی وہ لائبریرین کو درخواست دینے پر معلوم ہوسکتے ہیں۔ گورنمنٹ نے کتابوں اور روپیہ دونوں سے بڑی مدد دینے کا وعدہ کیا ہی۔ لیکن کمیٹی عام لوگوں سے بھی بدل خواستگار ہی کہ وہ مغربی و مشرقی دونوں قسموں کی کتابوں سے کتب خانہ مذکور کی مدد کریں۔ بیس یا اُس سے زیادہ جلدیں عطا کرنیوالے کو استحقاق دیئے جائینگے کتب خانہ جب تلک حسب ضابطہ جاری نکیا جاویگا تو جو شخص کتابہائے مستند جنکو کمیٹی منظور کرلیوے اور جنکی قیمت ۵۰ روپیہ سے کم نہ سمجھے اس کتب خانہ کو عطا کریگا تو وہ شخص مستحق حقوق ممبر دائم العمر ہوگا۔ اگر شخص مذکور اسی قدر قیمت کی کتابیں یا استعداد روپیہ دوسری دفعہ عطا کریگا تو وہ شخص مذکور اس امر کا مستحق ہوگا کہ وہ اور کسی شخص کو ممبر دائم العمر مقرر کرے۔ ممبران دائم العمر سے امانت و چندہ فیس جو بموجب دیگر قواعد ہذا کے رو سے مطلوب ہو بری رہیں گے ہندوستان اور ممالک مشرق کے کتابوں کا ایک مکمل مجموعہ بہم پہنچانے کے لئے بالخصوص مدد مانگی جاتی ہی۔ تمام سوسائٹیوں اور انجمنوں اور سرکاری سررشتوں سے یہہ درخواست ہی کہ مدد کریں۔ کتابوں کے عطا کنندے اپنے عطیہ کے ساتھ یہہ شرط لگانے کے مجاز ہیں کہ اُنکی عطا کی ہوئی کتابیں اُنکے سوا کوئی اور عاریتاً نہ لیجائے خط و کتابت صاحب سکرٹری کتب خانہ بمقام لاہور کے نام بھیجی جائے +

مطالعہ کا کمرہ

مطالعہ کے کمرہ سے عام و خاص مفت مستفید ہوسکتا ہی لائبریرین کے سوا کوئی اور شخص الماریوں سے کتابیں نہیں نکال سکتا۔

نکالنیکا مجاز نہیں ہوگا۔ فہرست کتب اور درخواست کے نمونے ہمیشہ میز پر رکھے رہینگے لائبریرین کو جس کتاب کا نام نمونہ پر لکھکر دیا جائیگا اُسے وہ نکالدیگا لازم ہو کہ کمرہ سے جانیکے پہلے کتابہائے مذکور اُسکو واپس دیجائیں۔ جو اشخاص کسی قاعدہ کے خلاف ورزی کرینگے۔ یا کتب خانہ کی ملکیت کو نقصان پہنچائینگے اُنکو کمیٹی مکان کتب خانہ سے نکالدیگی +

تعطیلیں

سالگرہ حضرت ملکہ معظمہ صاحبہ قیصر ہند نیز یکم اکتوبر سے ۷۔ اکتوبر تک اور یکم اپریل سے ۷۔ اپریل تک +

اوقات یومیہ

کتب خانہ کے کھلے رہنے کا وقت موسم سرما میں ۸۔ بجے سے دوپہر تک اور تین بجے سے ۱۰۔ بجے رات تک اور موسم گرما میں صبح کے ۶۔ بجے سے ۱۰۔ بجے تک اور اور شام کو ۴۔ بجے سے ۱۰۔ بجے رات تک +

(کتابیں عاریتاً دینے کے قواعد)

کتابیں شرائط مندرجہ ذیل پر دیجائینگی۔

(۱) سائل کو لازم ہو کہ مبلغ دس روپیہ نقد صاحب سکرٹری کتب خانہ کے پاس امانت رکھدے۔ یہ زرِ امانت کسی کتاب کو ضرر پہنچنے سے یا اُسکے کھوئے جانے یا کسی قاعدہ کے خلاف ورزی کرنے پر قابل ضبطی ہوگا +

(۲) مبلغ پانچ روپیہ سالانہ چندہ پیشگی ادا کرنا چاہئے۔ عوض میں ایک بالمقطع عطیہ [illegible] روپیہ دیئے جاسکتا ہو +

(۳) ایک چندہ پر کتابیں چھ ۶۔ جلدوں سے زیادہ باہر نہیں رکھی جاسکیں گی +

(۴) لاہور یا میانمیر کے رہنے والوں کو ہر ایک کتاب جو اُنکو مع دیجائے۔ بیس دن کے اندر واپس کردینی چاہیئے اور دیگر مقامات کے رہنے والوں کو بمقابلہ ساکنان لاہور یا میانمیر دس روز سے زیادہ رکھنے کی اجازت دیجائیگی۔ لیکن جو کتابیں عاریتاً دی ہوں وہ سب ہر سال ۳۰۔ ستمبر اور ۳۱۔ مارچ کے پہلے پہلے واپس کردینی چاہئیں +

(۵) کتابوں کی روانگی کا خرچ اسطرح وصول کیا جاسکتا ہو کہ اُنکو ویلیو پیبل ڈاک قیمت طلب پارسل کے ذریعہ بھیجا جائے قواعد ایک اور دو کے بموجب جو روپیہ واجب ہو وہ بھی اُسمیں ایزاد کیا جاسکتا ہو +

(۶) جائز نہیں ہو کہ کتابیں ایک شخص کے نام سے دوسرے کے نام منتقل کیجاویں +

(۷) کمیٹی حسب اقتضائے رائے خود جدید یا قیمتی کتابوں کو ان قواعد کے بموجب اجرائے سے محفوظ رکھے گی +

(۸) کتابوں کی درخواست کے نمونے دیئے جاسکتے ہیں اور یہ درخواست کیجاتی ہو کہ اُنکا استعمال کیا جائے مگر اُنکا استعمال لازمی نہیں ہو۔ زر امانت ہائے متعلقہ قاعدہ اول (بشرطیکہ اُسکی نسبت کوئی مطالبہ نہو) درخواست پر اُن اشخاص کو واپس ملجائیگا جنکے پاس کتب خانہ کی کوئی کتاب باقی نہو +

قواعد کمیٹی

کمیٹی میں کم از کم ۱۴ ممبران بمعہ پریزیڈنٹ اور سکرٹری کے شامل ہونگے صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لاہور اور صاحب بہادر ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب بحیثیت اُنکے عہدوں کے ممبران ہونگے میونسپل کمیٹی اور پنجاب یونیورسٹی اور لارڈ پادری لاہور اور کمیٹی لاہور اور میانمیر انسٹی ٹیوٹ اپنی اپنی طرف سے ایک ممبر مقرر کرینگے۔ باقی ماندہ ممبران گورنمنٹ مقرر کرے گی۔ اور پریزیڈنٹ بھی گورنمنٹ ہی سے مقرر ہوگا۔ کمیٹی اپنا سکرٹری خود مقرر کرے گی۔ ایک سب کمیٹی مستقل دو ممبران اور سکرٹری کے کاروبار کے انجام دہی کے واسطے مقرر کیجاویگی۔ جلسہ کمیٹی ہر ایک مہینہ کے پہلے سوموار کے روز منعقد ہوا کرے گا۔ پانچ ممبران کا قورم ہوگا۔ خاص جلسہ کمیٹی صاحب پریزیڈنٹ یا سب کمیٹی ایک ہفتہ کی اطلاع دینے سے منعقد کرسکتی ہی۔ معمولی کاروبار کمیٹی جسمیں پڑتال حساب و کتاب اور غور با بجا و ہائے کتب و احکام بنام کتب فروشان و خلاف ورزی قواعد ہذا وغیرہ وغیرہ شامل ہونگے۔ ہر ایک ماہ واری جلسہ کمیٹی میں پیش کیا جائیگا حساب و کتاب بنک آف بنگال سے رکھا جائیگا جبکے ساتھ کہ گورنمنٹ حکم دے۔ تمام چکوں پر دستخط صاحب سکرٹری اور ایک ممبر سب کمیٹی کے ہونگے +

رائے بہادر پنڈت امرناتھ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر لاہور سکرٹری کتب خانہ سرکاری لاہور

لودیانہ

بخار کی نسبت ہفتہ گذشتہ کے ہفتہ حال میں زیادتی ہوئی ہی۔ اور ہفتہ حال میں نمبر اموات کا ۴۲ ہی۔ اور پیدائش کا ۲۷ ہی۔ باقی صحت کی حالت عمدہ ہی اور بارش کی سخت ضرورت ہی +

۲۱۔ اکتوبر کو بتقریب تبدیلی جناب مسٹر وار برٹن صاحب بہادر ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس لودیانہ متصل تحصیل پولیس میں جلسہ منعقد ہوگا۔ شہر کے شاہزادگان و رئیسان وغیرہ جلسہ میں شامل ہونگے اس جلسہ کا سامان خواجہ احسن شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ بکوشش تمام مہیا کر رہے ہیں +

جناب سردار یار محمد خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر کے پنشن یاب ہونیکے بعد خبر ہی کہ بجائے صاحب موصوف کے رائے بہادر بھمنداس صاحب پوپلی دہلی سے لودیانہ کو تبدیل ہونگے +

جو کہ محمد رضا عرف رومی صاحب عرصہ ۳۰۔ سال سے ملک روم سے آکر ہندوستان میں بحلیہ ملازم سرکار انگریزی گشت کر رہے تھے اور راجگان وغیرہ رئیسوں میں جاکر اپنے آپکو خفیہ ملازم سرکاری جتاکر نقدی حاصل کیا کرتے تھے۔ وہ لودیانہ میں گرفتار ہوئے اور پیشگاہ جناب [illegible]